سوال

میری ایک بہن ہے، جو کنواری ہے۔ اس کی عمر 26 سال ہے۔ نہایت پردے والی ہے۔ ہم اس کا رشتہ تلاش کر رہے ہیں مگر ابھی رشتہ مل نہیں رہا۔ وہ بیرون ملک اکیلی نوکری یا مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس پر والدین اور بھائی کی جانب سے شدید مخالفت اور ناراضگی ہے، کہ ان حالات میں بیرون ملک اکیلی اور غیر شادی شدہ لڑکی کا رہنا ٹھیک نہیں۔ والدین بھی بھیجنے پر راضی نہیں ہیں۔ کیا میری بہن کا بیرون ملک جانے کا مطالبہ شرعا جائز ہے یا نہیں؟ اگر وہ والدین پر زبردستی اپنے باہر جانے کا مطالبہ منوائے تو کیا شرعا جائز ہے؟ وہ کیا گنہگار ہوگی؟ والدین اس کی رضامندی کے مطابق ہی رشتہ تلاش کر رہے ہیں، مگر پھر بھی وہ بیرون ملک جانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ برائے اکرم اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ تعلیم انسان کا حقیقی زیور ہے۔ اسلام میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی تعلیم ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ لہذا انسان کو علم حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن سعی کرنا چاہیے اور ان تعلیمی اداروں میں داخل ہونا چاہیے جو اسلامی اقدار کو فروغ دیتے ہوں۔ آج کل تقریبا تمام اسلامی ممالک میں دینی اور دنیاوی ہر طرح کی تعلیم کے بہترین مواقع میسر ہیں۔ غیر مسلم ممالک کا سفر کرنا کئی ایک خطرات کا باعث ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا (النساء: 97-98).

بے شک وہ لوگ جنہیں فرشتے اس حال میں فوت کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہم اس سرزمین میں انتہائی ناتواں اور کمزور تھے۔ فرشتے انہیں کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم وہاں سے ہجرت کر جاتے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے، مگر وہ نہایت کمزور مرد اور عورتیں بچے جو نہ کسی تدبیر کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی سرزمین جہاں انسان کا دین و ایمان محفوظ نہ ہو وہاں رہنے کی اجازت نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

أنا بريء من كل مسلم يقيم بين أظهر المشركين (سنن أبي داود، الجهاد: 2645) (صحيح).

میں ہر اس مسلمان سے بیزار ہوں جو مشرکین میں رہائش رکھے ہوئے ہے۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِن مُشْرِكٍ أَشْرَكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ، عَمَلًا حَتَّى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ (سنن ابن ماجہ، الحدود: 2536) (صحيح).

اللہ تعالیٰ اس مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد مشرک ہو جائے تاآنکہ وہ اہل شرک کو چھوڑ کر اہل اسلام سے نہ آملے۔

اگر کوئی ایسا علم ہو جس کو سیکھنا جائز ہے، لیکن اس کی تعلیم کسی اسلامی ملک میں میسر نہیں ہے، تو غیر مسلم ممالک میں اس علم کو حاصل کرنے کی غرض سے جانا کچھ شروط کے ساتھ جائز ہے :

1. انسان کے پاس اتنا علم ہو کہ وہ کافروں کے شبہات کا جواب دے سکے، کیونکہ کافروں کے ممالک میں مسلمان طلبہ کو طرح طرح کے شبہات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ وہ دین بیزار ہو جائیں، لادینیت اختیار کر لیں یا پھر نام کے مسلمان رہ جائیں۔

2. انسان اتنا دین دار اور تقوی والا ہو کہ اپنی خواہشات اور جذبات کو کنٹرول کر سکے، شہوتوں سے دور رہ سکے، بصورت دیگر اس کے بھٹکنے کے قوی امکانات ہیں؛ کیونکہ وہاں کا معاشرہ مادر پدر آزادی والا معاشرہ ہے، جہاں ہر طرح کی بے حیائی شخصی آزادی کی آڑ میں جائز تصور کی جاتی ہے، اور اسے قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

3. وہ تعلیم کسی اسلامی ملک میں نہ دی جاتی ہو۔ اگر وہ علم کسی اسلامی ملک میں پڑھایا جاتا ہے اور آپ کا وہاں جانا ممکن ہے، تو غیر مسلم ممالک میں اس علم کو حاصل کرنے کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔

4. تعلیم حاصل کرنے بعد مسلم ممالک میں آ کر مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، غیر مسلم ممالک کی نیشنلٹی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔

لہذا اگر مذکورہ بالا چار شرطیں پائی جائیں تو انسان تعلیم کی غرض سے بیرون ملک جا سکتا ہے، جیسا کہ

ام المؤمنین سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا نے سر زمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، وہ فرماتی ہیں : ہم حبشہ کی سر زمین پر اترے اور نجاشی کو بہترین پڑوسی پایا، ہم اپنے دین کے بارے میں پر امن ہو گئے، ہم نے وہاں اللہ تعالی کی عبادت کی، ہمیں وہاں نہ کوئی تکلیف دی جاتی تھی اور نہ ہی ہم وہاں کوئی ناپسند بات سنتے تھے۔ (مسند أحمد : 1740، الصحيحة : 3190).

ان شرائط کی عدم موجودگی میں غیر مسلم ملک میں تعلیم کی غرض سے نہیں جانا چاہیے کیوں کہ دین اور ایمان کو بچانا ایسی تعلیم سے زیادہ ضروری ہے جس سے انسان کے ایمان کو خطرات لاحق ہو جائیں۔

• اسلام نے عورت کے تحفظ کے لیے بہت سے احکامات دیے ہیں۔ ان میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ چاہے وہ سفر تعلیم کی غرض سے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے۔ تاکہ اس کی عزت محفوظ رہے اور وہ فتنوں سے بچ سکے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا : کوئی خاتون اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور نہ اس کے پاس کوئی مرد ہی آئے جب تک اس کے ساتھ محرم موجود نہ ہو۔ یہ سن کر ایک شخص نے کہا : اللہ کے رسول اللہ ﷺ! میں فلاں فلاں لشکر میں جانا چاہتا ہوں لیکن میری بیوی حج کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : ''تم اس کے ساتھ حج کے لیے جاؤ۔ (صحیح البخاري، جزاء الصيد : 1862)

مندرجہ بالا کلام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو علم آپ حاصل کرنا چاہتی ہیں، اگر اس کا سیکھنا جائز ہے، اور اس کی تعلیم آپ کے ملک میں میسر نہیں ہے، اور آپ میں مذکورہ بالا چار شرطیں پائی جاتی ہیں تو آپ اس تعلیم کی غرض سے بیرون ملک جا سکتی ہیں، لیکن سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے، ایسے ہی وہاں پہنچ کر رہائش محرم کے ساتھ یا لڑکیوں کے ہاسٹل میں ہونا ضروری ہے، جہاں کسی قسم کے فتنے کا خدشہ نہ ہو۔

یہ بھی ضروری ہے کہ جس جگہ تعلیم حاصل کرنی ہیں، کالج یونیورسٹی وغیرہ میں، وہاں مرد وزن کا اختلاط نہ ہو، کیونکہ مرد وزن کا اختلاط ہی بہت بڑے فتنوں کا باعث ہے۔

عام طور پر لوگوں میں مذکورہ بالا شرطیں نہیں پائی جاتیں، نہ اتنا علم ہوتا ہے اور نہ ہی اتنا نیکی و تقوی کہ ایمان بچایا جا سکے۔ اس لیے آپ کو چاہیے کہ کوئی متبادل حل نکال لیں یا آن لائن تعلیم حاصل کر لیں۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی